سوال

(105) کیا قبروں پر پھول چڑھانا، قبر کو سجدہ کرنا وغیرہ شرک نہیں؟ (ایک تقریر پر استفسار)

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آپ کی خدمت میں جناب پروفیسر حافظ محمد سعید صاحب (امیر مرکزالدعوۃ والارشاد) کی ایک تقریر کا کچھ حصہ ارسال ہے۔ جس میں انھوں نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ قبروں پر پھول چڑھانا، قبر کو سجدہ کرنا وغیرہ شرک نہیں؟ متن ساتھ منسلک ہے آپ سے استفسار ہے کہ:

1 کیا یہ موقف درست ہے؟ قرآن کی اصطلاح کی روشنی میں جو شرک کی تعریف کی گئی ہے کیا یہ تعریف درست ہے؟

2 کیا اہل کتاب مشرک نہیں ہیں؟

3 کیا پھول چڑھانا اور قبروں کو سجدہ کرنا کسی صورت میں بھی شرک نہیں ہے؟

تقریر کا متن: وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا... اور مشرکین سے کون لوگ مراد ہیں؟ مشرکین کی باقاعدہ اصطلاح قرآن کی اصطلاح ہے اور اس اصطلاح سے کون کون مراد ہیں؟ اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو اللہ کی شریعتوں کو نہیں مانتے تھے۔ نہ وہ تورات کو، نہ وہ انجیل کو، نہ وہ ان نبیوں کو اور نہ آخرت کو مانیں، نہ شریعت، نہ کتاب، نہ نبوت، نہ آخرت، جو ان کو سرے سے ملتے ہی نہیں تھے۔ ان کو قرآن مجید نے کیا کہا؟ مشرکین! یہ ہے مشرکین کی اصطلاح... یہاں میں ایک بات اور بھی واضح کردوں۔ بعض ہمارے بھائیوں کو ہوگی تو تکلیف! لیکن نئی بات کچھ پریشان کن بھی ہوتی ہے لیکن بات سمجھنے کی ہے ہمارے ہاں آج کل مشرکین کی اصطلاح کس کے لیے استعمال ہوتی ہے؟ کلمہ گو مسلمان جو قبروں کے اوپر پھول چڑھانے لگ جائیں یا ایسے وہاں جناب!دیئے جلانے لگ جائیں کوئی غلط کوئی سجدہ کردے ان کو کیا کہتے ہیں؟ کہ ہم عام طور پر کہتے ہیں کہ جی یہ مشرکین ہیں۔ میرے بھائی! یہ مشرکین کی اصطلاح میں قرآن مجید کے اعتبار سے نہیں آتے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے عقیدوں میں خرابیاں ہیں ان کے لیے قرآن مجید میں اصطلاح فاسق کی موجود ہے۔ ان کے لیے اور مختلف قسم کی اصطلاحات قرآنِ مجید کے اندر موجود ہیں۔ قرآن میں مشرکین ان کو کہا گیا ہے جو نہ نبوت کو مانتے تھے نہ آخرت کو مانتے تھے نہ شریعت کو مانتے تھے۔ ان کو اہل کتاب کے مقابلے میں مشرکین کہا گیا ہے۔ اور اس آیت میں بھی ان دونوں کا ذکر ہے۔ فرمایا:

وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا ۱۸٦ ... سورة آل عمران

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سوالات کے مشترکہ جواب بالاختصار ملاحظہ فرمائیں :

یہ اصطلاح غیر درست ہے کیونکہ قرآن نے یہود و نصاریٰ کی طرف بھی ان اعمال مذکورہ کی نسبت کی ہے اور انھیں مشرک بھی کہا ہے۔ بطورِ مثال ملاحظہ ہو : (التوبۃ : ۳۱، ۳۰، ۲۹ اور المائدۃ : ۷۳، ۷۲)

لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ عام مشرکوں کی نسبت بعض مسائل میں قرآن کریم نے ان سے امتیازی سلوک کیا ہے۔ اس بناء پر قرآن کے کئی ایک مقامات میں ان کو عام مشرکوں کے مقابلہ میں کتابی نسبت سے یاد کیا گیا ہے۔ تاہم صرف کتابی نسبت سے اس دھوکہ میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے کہ یہ مشرک نہیں۔ بلاشبہ یہ بھی مشرک ہیں، جس طرح قرآنی آیات میں مصرح ہے۔

غالباً اسی وجہ سے میرے عزیز تلمیذ پروفیسر حافظ محمد سعید صاحب (امیر مرکز الدعوۃ والارشاد) کو غلطی لگ گئی کہ وہ مسلمان جن کی نسبت قرآن و اسلام کی طرف ہے وہ بھی مشرک نہیں ہوسکتے چاہے جتنے مرضی اعمال شرکیہ کے مرتکب ہوں۔ شاید اسی نظریے کی بناء پر جہادِ کشمیر میں وہ ایک قبوری تنظیم سے متعاون ہیں جس کا سلفی تنظیم سے ذہنی بُعد ہے۔

بھلا کون نہیں جانتا کہ غیر اللہ کے نام نذر و نیاز اور قبروں پر سجدہ ریز ہونا شرک ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ١٦٢ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ١٦٣ ... سورۃ الأنعام

’’آپ کہہ دیجیے ! کہ میری نماز، میری قربانی اور میرا جینا، مرنا سب اللہ رب العالمین ہی کے لیے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی بات کا حکم ملا ہے اور میں سب سے اوّل فرمانبردار ہوں۔‘‘

یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ سجدہ اور ذبح عبادت ہے اور یہ حق غیر اللہ کو دینا شرک ہے حدیث میں ہے :

’لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِیْنَ عَلَیْھَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ‘ (سنن ابی داود، بَابٌ فِی زِیَارَۃِ النِّسَاءِ الْقُبُوْرَ، رقم : ۳۲۳۶، سنن الترمذی، بَابُ مَا جَاءَ فِی کَرَاہِیَۃِ أَنْ یَتَّخِذَ عَلَی الْقَبْرِ مَسْجِدًا، رقم : ۳۲۰، سنن النسائی، رقم : ۲۰۴۳)

مرعاۃ المفاتیح (۴۹۸/۱) میں ہے :

’وَفِیْہِ رَدٌّ صَرِیْحٌ عَلَی الْقُبُوْرِیِّیْنَ الَّذِیْنَ یَبْنُوْنَ الْقِبَابَ عَلَی الْقُبُوْرِ وَیَسْجُدُوْنَ اِلَیْھَا وَیَسْرُجُوْنَ وَیَضَعُوْنَ الزُّھُوْرَ وَالرِّیَاحِیْنَ عَلَیْھَا تَکْرِیْمًا وَّتَعْظِیْمًا لِاَصْحَابِھَا‘

’’یعنی اس حدیث میں صریح ردّ ہے ان قبوریوں کا جو قبروں پہ قبے تعمیر کرتے، انھیں سجدہ کرتے ان پر چراغاں کرتے، اور اصحابِ قبور کی تعظیم و تکریم کرتے ہوئے ان پر پھول چڑھاتے ہیں۔‘‘

المرعاۃ (۲۲۴/۱) میں ہے :

’’اور یہ قبوری لوگ جو قبروں پر پھول ڈالتے ہیں اور درخت لگاتے ہیں اور غلاف چڑھاتے ہیں پھر ان پر خوشبو بکھیرتے ہیں اور ان پر چراغ جلاتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بدعت اور گمراہی کے کام ہیں۔‘‘

لہٰذا موصوف کو میرا مشورہ ہے کہ اپنے غلط موقف پر دلائل دینے اور اس کی توجیہ و تاویل کرنے کی بجائے اس سے رجوع کریں۔ اسی میں آپ کی عظمت و شان ہے۔ ان شاء اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مشہور مقولہ ہے :

'مَرَاجَعَۃُ الْحَقِّ خَیْرٌ مِّنَ التَّمَادِیْ فِی الْبَاطِلِ' (اعلام الموقعین)

''باطل پر اصرار سے بہتر ہے کہ انسان حق کی طرف رجوع کرے۔''

اللہ رب العزت سب کو اخلاص کی توفیق بخشے۔ آمین

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الجنائز:صفحہ:156

محدث فتویٰ